صرف احمدی احباب کے لئے

فیصلہ جات مجلس شوریٰ

- پنجوقتہ نماز باجماعت کا قیام
- ہر ہفتے میں ایک نفلی روزہ
- روزانہ دعائیں
- دو نفل روزانہ
- صدقات
- سوشل میڈیا کا مفید استعمال
- جدید ایجادات کے منفی اثرات سے بچاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

لندن
23-03-16

پیارے نمائندگان شوریٰ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ لوگ یہاں جماعت احمدیہ پاکستان کی شوریٰ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے صحیح رنگ میں اپنی آراء اور مشورے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر سال آپ شوریٰ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ شوریٰ کا ایجنڈا بھی تربیتی اور جماعتی ضروریات کے لحاظ سے کافی بھرپور ہوتا ہے۔ آپ لوگوں کے مشورے بھی بڑے صائب ہوتے ہیں اور نمائندگانِ شوریٰ ایجنڈے پر اپنی رائے کے مطابق سفارشات بھی پیش کرتے ہیں جس کو میری منظوری کے بعد عملدرآمد کے لئے جماعتوں کو بھیجا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جس زور و شور سے آراء دی جاتی ہیں اور جس طرح منصوبہ بندی کے لئے دماغ لڑایا جاتا ہے اس محنت سے اس ایجنڈے پر عملدرآمد نہیں ہوتا اور عموماً جماعتیں اس میں سستی دکھاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ بعض جماعتوں کو یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ گذشتہ سال شوریٰ میں

ہم نے یہ تجویزیں پیش کی تھیں اور ان پر خلیفۂ وقت کی منظوری کے بعد ہمیں عملدر آمد کے لئے بھی کہا گیا تھا کیونکہ بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ گذشتہ سال کی تجاویز کو ہی دوبارہ پیش کیا جارہا ہوتا ہے۔ اگر جماعتوں کو یہ علم ہو کہ یہ تجویز پیش ہو چکی ہے اور ہم نے اس پر عمل کرنا ہے تو جماعتوں کی طرف سے وہ دوبارہ پیش ہی نہ ہو۔ بلکہ کسی فرد جماعت کی لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی تجویز مقامی مجلس عاملہ میں پیش بھی کی گئی ہو تو مقامی عاملہ اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں یہ اظہار کرے کہ اس تجویز پر تو خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عملدر آمد کے لئے لائحہ عمل آچکا ہے لیکن ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی احبابِ جماعت کو اس کی اطلاع دی ہے۔ اگر اس شرمندگی کا احساس پیدا ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ جماعتیں خود ہی سارا سال اپنی عاملہ کی میٹنگز میں یہ جائزہ لیتی رہیں گی کہ شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں اور جن پر بحث کے بعد خلیفہ المسیح نے منظوری دی تھی ہم نے پوری توجہ سے ان پر عمل کرنا ہے۔ اور کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں اور اگر کر رہے ہیں تو اب تک کس حد تک عمل ہو چکا ہے۔ اس طرح سے اگر شوریٰ کے فیصلوں پر توجہ سے عمل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی شخص کے ذہن میں دوبارہ وہی تجویز پیش کرنے کا خیال آئے یا کسی مقامی عاملہ یا عاملہ کے کسی ممبر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ گویہ تجویز سال دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے لیکن اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ پیش کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اگر ہم پرانی تجویزوں کو ہی بار بار پیش کرتے رہیں گے تو کبھی ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں

ہو سکتی جو ہم نے حاصل کرنی ہے۔ ترقی کرنے والی قوموں کے لئے تو ہر قدم آگے بڑھنے والا ہونا چاہیے نہ کہ وہیں رُک کر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہیں۔ پس اس طرف توجہ دیں اور اس سال بھی شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہو رہی ہیں ان پر نہ صرف یہ کہ غور کر کے اپنے صائب مشورے دیں اور میری منظوری کے بعد ان کو جماعتوں میں لاگو کرنے کی کوشش کریں بلکہ **ہر تین ماہ بعد جائزہ لے کر یہ دیکھیں کے ہم نے اس سلسلہ میں کیا حاصل کیا۔** جب تک ہر چھوٹی سے لے کر بڑی جماعت تک ہر کوئی یہ جائزہ نہیں لے گی کہ ہم نے شوریٰ میں پیش ہو کر پاس ہونے والے لائحہ عمل پر کس حد تک عمل کیا ہے ہم ترقی کی وہ رفتار حاصل نہیں کر سکتے جو ہمیں حاصل کرنی چاہئے۔ **پس ایک تو نمائندگانِ شوریٰ اور جماعتوں سے میری یہ درخواست ہے کہ ہم نے صرف بحثیں ہی نہیں کرنی بلکہ عمل بھی کرنا ہے۔** اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ بعض ہنگامی کاموں کی وجہ سے روٹین کے کام رہ جاتے ہیں لیکن جس طرح جماعت کو آئے دن ہنگامی کاموں سے گزرنا پڑتا ہے اس کے پیشِ نظر اب جماعتی سطح پر ہنگامی کاموں کے لئے ایک علیحدہ ٹیم رکھنی چاہئے۔ جو باقی عمومی تربیتی اور جماعتی ترقی کے امور ہیں ان کے لئے نظامِ جماعت کو مسلسل جائزے لیتے ہوئے آگے بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسی طرح عہدیداران اور افرادِ جماعت کو اپنی نمازوں اور عبادتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک ہمارا تعلق اپنے خدا سے مضبوط سے مضبوط تر نہیں ہو گا ہم نہ ہی اپنی ترقی کے ھدف حاصل کر سکتے ہیں نہ حالات کو اپنے

حق میں کر سکتے ہیں۔ پس مرکزی اور مقامی عہدیداران اپنے بھی جائزے لیں اور افرادِ جماعت کو بھی مسلسل توجہ دلاتے رہیں کہ اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کریں اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد حاصل کرنا ہے۔

نیز میں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مالی قربانیوں کا سوال ہے پاکستان کی جماعتیں اللہ کے فضل سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرتی ہیں لیکن ان مالی قربانیوں میں عموماً کم کمانے والے اور غریب لوگوں کا زیادہ حصہ ہوتا ہے اور وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ شرح کے مطابق ادائیگی کریں لیکن امراء اور زیادہ کمانے والے جو لوگ ہیں وہ اس طرف کم توجہ دیتے ہیں اور ان کے چندے بھی معیاری نہیں ہوتے۔ اس لئے کوشش یہ کرنی چاہیے کہ جو بہتر کمانے والے ہیں انہیں یہ توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے چندے معیار کے مطابق ادا کیا کریں۔ اس لئے مقامی نظام جماعت کو بھی ایسے لوگوں کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور **شوریٰ کے نمائندگان کو بھی توجہ دلانے کی ضرورت ہے** اور پھر مرکزی نظام کو بھی انفرادی رابطے کر کے انہیں توجہ دلانی چاہئے۔

اسی طرح میں مرکزی انجمنوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے اخراجات کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرنے کی کوشش کریں اور افرادِ جماعت کے اعتماد کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا پاکستان کے ہنگامی حالات کی وجہ سے وقتاً فوقتاً مسائل اٹھتے رہتے ہیں اور بہت سے احمدی اس وجہ سے معاشی لحاظ سے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی جائزہ لینا چاہئے کہ مالی بوجھ اس حد تک نہ

ڈالیں کہ جو لوگوں کے لئے تکلیف مالا یطاق ہو جائے۔ کیونکہ مجھے بعض اوقات ایسے خط آتے ہیں کہ عہدیداران خود ہی لوگوں کا چندہ بڑھا کر انہیں اس کی ادائیگی پر مجبور کرتے ہیں۔ انجمنوں اور متعلقہ اداروں کو تو میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن مقامی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ بہتر حالات والے لوگوں کو اپنے چندوں کے معیار بہتر کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اگر دونوں مرکزی ادارے اور مقامی جماعتیں اس طرف توجہ دیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں بہت بہتری ہو سکتی ہے۔

اللہ کرے کہ یہ شوریٰ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آپ لوگوں کا یہاں آنا اور رہنا بھی ہر لحاظ سے اللہ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ آپ تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ملکی حالات کی وجہ سے افرادِ جماعت کو پریشانیوں کا جو سامنا ہے اللہ ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ پریشانیاں بھی دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کے لئے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے اور آپ کی طرف سے مجھے خوشی کی خبریں ملتی رہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دشمنوں کے ہر شر سے بچائے۔ واپس جا کر احبابِ جماعت تک میرا محبت بھرا سلام اور دعاؤں کا پیغام پہنچا دیں۔

والسلام

خاکسار

(دستخط)

خلیفۃ المسیح الخامس

گھر پر بھی نماز باجماعت ادا کریں

” حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز باجماعت کی پابندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نماز اتنی پیاری تھی کہ جب کبھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکتے اور گھر میں ہی نماز ادا کرنی پڑتی تھی تو والدہ صاحبہ یا گھر کے بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔صرف نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔“

(خ ج یکم جنوری 2016ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیصلہ جات مجلس شوریٰ تجویز نمبر1

تجویز نمبر **1** از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 فروری 2016ء کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

”پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ (بیوت الذکر) میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لئے انتظام ہونا چاہئے۔یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے۔اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہئے۔“

پھر اسی خطبہ میں فرمایا:”کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں ، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدّت آتی جا رہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چِلاّئیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔......خاص طور

پر پاکستان کے احمدیوں کواس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔نوافل ادا کریں۔صدقات دیں۔ روزے رکھیں۔دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے بغیر ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔" (خ ج 12 فروری 2016ء)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہم سب پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کریں۔ نیز ہم سب کو امسال چالیس روزے رکھنے چاہئیں۔ہم دعائیں بھی کریں ، نفل بھی ادا کریں اور صدقات بھی دیں ۔ مجلس شوریٰ اس ارشاد پر عملدرآمد کا طریق کار وضع کرے کہ کس طرح ہم سب اس ارشاد پر لبیک کرنے والے بنیں اور کوئی فردِ جماعت اس سے محروم نہ رہے۔

فیصلہ جات مجلس شوریٰ بابت تجویز نمبر 1

قیام نماز کے بارہ میں اس سے قبل مجلس مشاورت 2000ء، 2003ء، 2007ء اور 2011ء میں تجاویز پیش ہو چکی ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سال 2015ء میں بھی نماز نہ پڑھنے یا بلاوجہ نمازیں جمع کروانے کے نقص کو روکنے کے بارہ میں تجویز پیش ہوئی تھی۔ پہلے گزشتہ سال کی 18 سفارشات پیش ہیں۔

1. بار بار نماز کے حوالے سے تجویز آرہی ہے۔ نماز کا قیام صرف ایک سال کی کوشش کا نام نہیں بلکہ قرآنی حکم کے مطابق وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ:133) ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ کے تحت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرتے چلے جانے کا نام ہے۔ پس اس سال اس حوالے سے کوشش کی جائے کہ مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کرنا ہے۔

2. قیام نماز کا آغاز گھر کے یونٹ سے کرنا چاہئے کیونکہ اوّلین ذمہ داری والدین کی ہے۔ والدین خود نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔ حضرت اسماعیلؑ کے حوالہ سے قرآن میں ہے کہ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (مریم:56) اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے ربّ کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

3. ذیلی تنظیمیں بھی قیام نماز کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اپنی تنظیم کے ممبران کو نماز کا عادی بنائیں اور لجنہ اماءاللہ خواتین کو نماز کا عادی بنائے۔ نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کے لئے خصوصی کوشش کی جائے اور کوئی ایسا احمدی نہ رہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی میں سُست ہو۔

4. اطفال الاحمدیہ میں سائقین کا نظام فعال بنایا جائے سائقین نماز کی حاضری بھی لگائیں اور اپنے حزب میں تمام بچوں کو توجہ بھی دلاتے رہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔ نیز اطفال الاحمدیہ کے حاضری نماز کے مقابلے کروائیں جائیں۔ اور پوزیشن لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انعامات تقسیم کئے جائیں۔

5. جماعتی اخبارات ورسائل میں نماز کے بارہ میں مضامین مسلسل شائع ہوتے رہیں۔ ایم ٹی اے پر نماز کے بارہ میں درس اور تقاریر نشر ہوں۔ درسوں تقاریر اور خطبات کے ذریعہ نماز کی خوبیوں کو اجاگر کیا جائے اور اس کے حسن سے آگاہ کیا جائے۔ اور سمجھایا جائے کہ یہ کوئی چٹی نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ نماز کے فوائد اور اہمیت کو باربار بیان کرکے دلوں میں نماز کی محبت پیدا کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: **"خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اِس میں بھی ایک لذّت اور سرور ہے اور یہ لذّت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بالا تر ہے۔"** (م۔3 صفحہ 26) پس ہم نے صرف قیام نماز نہیں بلکہ لذت اور حظّ والی نماز قائم کرنی ہے۔

6. قیام نماز کے سلسلہ میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کو مہیا کئے

جائیں۔ مسلسل یاددہانی کے لئے کیلنڈر اور چارٹ وغیرہ بھی شائع کئے جائیں۔ یہ کام مرکز کی نگرانی میں ہو۔

7. وعظ ونصیحت، تقاریر اور مضامین میں نماز میں لذت اور سرور حاصل کرنے کے طریق بیان کئے جائیں۔ نماز کے مسائل کے بارہ میں سوال وجواب کی مجالس اور کلاسز ہوں۔ جن سے نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب جماعت کو آگاہی ہو۔ اسی طرح گھروں میں والدین، بزرگوں کی عبادات کے واقعات سنائیں۔ نماز سادہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے اور ہر ذیلی تنظیم اپنے ممبران کو نماز سادہ اور پھر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کرے۔ نظارت اصلاح و ارشاد نماز باترجمہ شائع کرواکے احباب جماعت کو مہیا کرے۔

8. بچوں کو نماز سکھانے کے لئے سی ڈی موجود ہے جس کو کمپیوٹر میں انسٹال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح صدر انجمن کی ویب سائیٹ www.saapk.org/urdu/namaz (ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو ڈاٹ ایس اے اے پی کے ڈاٹ اورگ سلَیش اردو سلَیش نماز) پر نماز کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سیکھنے کا پروگرام موجود ہے اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

9. حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ”.... نماز“ کو عام کیا جائے۔اس میں حضور نے وضو سے لے کر سلام تک ساری نماز اور اس کا طریق بیان کیا ہے۔

10. بیوت الذکر کا ظاہری ماحول ہمیشہ آرام دِہ اور پر سکون ہونا چاہیے۔اس لئے حسب حالات بیوت میں انتظامات کئے جائیں۔ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف:32) کے مطابق بیوت الذکر کی صفائی کا بھی اہتمام ہونا چاہیے اور لوگوں کو بھی تلقین کرنی چاہیے کہ بیوت الذکر میں پاکیزگی کے اصول اپناتے ہوئے آئیں۔ نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے اور جماعتی سینٹرز کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کے لئے سنٹر کے ساتھ ایسے پروگرامز رکھے جائیں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: **(بیوت الذکر) میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔** فرمایا **آپ نصیحت تو کرسکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔** (الفضل انٹر نیشنل 21اکتوبر 2005ء) نوجوانوں کی دلچسپی کے لئے بیوت الذکر میں کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہارِ خیال ہو حسبِ حالات اِنڈور گیمز، کمپیوٹر ٹریننگ، لائبریری اور ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

11. حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ارشاد جس کی توثیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے کی ہے اس کے مطابق ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز کے بارہ میں ہو۔ جس میں صرف نماز کے حوالے سے بات چیت کی جائے۔

12. اصلاحی کمیٹی قیام نماز کا بطور خاص جائزہ لے۔ یہ کمیٹی حکمت اور محبت کے ساتھ نماز میں سُست افراد کو چُست بنانے کے لئے مساعی کرے اوران کو نماز کے پابند افراد کے سپرد کرے۔ ہر اجلاس میں سابقہ مساعی کا بھی جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ پھر اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بنایا جائے۔ نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا **(بیت الذکر) میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے جو لوگ (بیت الذکر) نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ ان کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔** حضورانور نے فرمایا **ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچ اور پروگرام بنائے اوراس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے...... ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے........ نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔** (الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2005ء)

13. قیام نماز کے لئے بیوت الذکر کا قیام بہت ضروری ہے جہاں چند احمدی گھرانے ہوں وہاں نماز سینٹر قائم ہو اور بیت الذکر کے لئے کوشش شروع کر دی جائے۔ جہاں یہ انتظام نہ ہو وہاں گھروں پر نماز سینٹر بنائے جائیں۔

14. ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننے اور سنوانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ہر احمدی کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے جوڑ دیا جائے۔

15. نماز کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے جس میں نماز کے حوالے سے تمام باتیں درج کی جائیں۔ اس کی اہمیت، مسائل اور طریق کا بیان ہو۔ نیز مختصر فولڈر بھی شائع ہوں۔ نظارت اصلاح وارشاد اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔

16. مندرجہ ذیل دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں جن میں قیام نماز اور نماز میں لذّت کا ذکر ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم :41)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔ اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

" اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھادے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔ " (فتاویٰ م م 37)

بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعا سکھلائی کہ:

" اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔ " جب اس قسم کی دعا

مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔(م 2/ 616)

17. چند آیات لوگوں کو یاد کروائی جائیں جن میں نماز کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔

- وَأَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط إِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) اور نماز کو قائم کر، یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔
- اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔
- وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِىْ...(طٰہٰ:15) اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔
- وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط (طٰہٰ:133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔
- الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المومنون:3) وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔
- وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المومنون:10) اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔

- حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الوُسْطٰى (البقرہ:239) (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔
- الَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج:24) وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔
- **حدیث:** قُرَّةُ عَيْنِيْ فِيْ الصَّلٰوةِ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

18. بلاوجہ نمازیں جمع کرنے کے رجحان کو ختم کیا جائے۔اس بارہ میں خطبات جمعہ، دروس و تقاریر اور مضامین میں وضاحت کی جائے کہ نماز جمع کرنے کی کب اجازت ہے۔بلاجواز نماز جمع کرنا درست نہیں۔ تمام بیوت الذکر اور نماز سنٹرز پر اس کا خاص اہتمام کیا جائے۔

فیصلہ جات بابت روزہ، دعائیں، نوافل، صدقات

1. ہر فرد جماعت جو مریض نہ ہو وہ ہر جمعرات کو روزہ رکھے۔کم از کم چالیس ہفتوں تک اس کا ضرور اہتمام کیا جائے۔ تنظیمیں بھی اس طرف خاص توجہ دیں۔جو جمعرات کو روزہ نہ رکھ سکیں وہ سوموار کو رکھ لیں۔

2. ہر بدھ کو ایک مرتبہ یاددہانی کروا دی جائے۔ سحر و افطار کے اوقات بھی احباب کو مہیا کر دیئے جائیں۔انفرادی طور پر مل کر اور msg وغیرہ کے ذریعہ یاددہانی کروائی جائے۔

3. جو بیمار ہیں یا کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے وہ بھی سحری پر اٹھیں اور اپنے گھر والوں کو روزہ کی تحریک کریں۔ نیز وہ دوسری نیکیوں، دعاؤں، نوافل، صدقات کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

4. روزے کی تحریک اور یاددہانی کے لئے ایک انفرادی چارٹ بنا لیا جائے جس پر انفرادی طور پر ہر فرد اپنا جائزہ درج کرتا رہے۔ وہی چارٹ رپورٹ کے طور پر جمع کروا دیا جائے جس سے معین رپورٹ آجائے گی کہ کتنے احباب نے پورے روزے رکھے۔ انہی چالیس روزوں کی تحریک کے دوران ہی رمضان المبارک بھی آرہا ہے اس طرف بھی توجہ کی جائے کہ ہر بالغ جس پر روزہ فرض ہے وہ رمضان کے تمام روزے رکھے۔ جو بیماری وغیرہ کی وجہ سے نہ رکھ سکیں وہ فدیہ ضرور دیں۔

5. حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن دعاؤں کی تحریک کی ہے ہر فرد جماعت ان کو یاد کرنے کی کوشش کرے۔ نیز ہر روز کم از کم ایک مرتبہ وہ دعائیں ضرور کی جائیں۔

6. نظارت کی طرف سے کیلنڈر کی شکل میں اور جیبی سائز میں یہ دعائیں احباب کو مہیا کی جائیں۔

7. جماعت کے لئے دعا کرنے کے لئے ہر فرد جماعت ہر روز دو نفل ادا کرے۔ یہ دو نفل خالصۃً جماعتی دعا کے لئے ہوں۔ نوافل کے لئے بہترین وقت تہجد کا ہے اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ تاہم کسی بھی وقت کم از کم دو نفل روزانہ موجودہ حالات کی بہتری کے لئے ضرور ادا کئے جائیں۔ اگر ہر جگہ نماز مغرب سے قبل دو نفلوں کا اہتمام کیا جائے تو ہر جگہ سے ایک ہی وقت میں ہماری اجتماعی فریاد پیش ہو گی اور خدا کی رحمت جذب کرنے کا باعث ہو گی۔

8. دعا کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں اجلاسات میں روشنی ڈالی جائے۔ اس بارہ میں دروس اور خطبات دیئے جائیں۔ قبولیت دعا کے واقعات کو عام کیا جائے۔ قبولیت دعا کے طریق اور آداب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات احباب جماعت تک پہنچائے جائیں۔

9. حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **"تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ خیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے۔"** (م 5/177) موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی تبدیلی کے لئے صدقات انتہائی ضروری ہیں

انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کا اہتمام کیا جائے۔ ہر اہم کام خواہ جماعتی ہو یا ذاتی اس سے پہلے صدقہ دینا اپنی عادت بنالیں۔ اسی طرح رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے موقع پر بھی صدقہ دینا چاہئے۔ جب تنخواہ ملے یا کسی جگہ سے آمد ہو تب بھی صدقہ دینا عادت بنالی جائے۔

10. حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط / مشورہ لینے کیلئے لکھیں تو پہلے صدقہ دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم رسول سے (کوئی ذاتی) مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دیا کرو یہ بات تمہارے لئے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے پس اگر تم (اپنے پاس) کچھ نہ پاؤ تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔** (مجادلہ:13)

11. جماعتی طور پر امسال 27 مئی کا دن مقرر کرلیا جائے جس دن ہر جماعت حسبِ استطاعت ایک بکرا یا جو بھی میسر ہو صدقہ دے۔

12. حضرت ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا **ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر عضو پر صدقہ ہے اگر تو دو بندوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے۔ اگر کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرنے میں مدد کرتا ہے یا اس کا سامان لادنے میں مدد کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات بھی**

صدقہ ہے۔اور ہر قدم تو جو نماز پڑھنے کے لئے اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔اور اگر تو رستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔(بخاری)

مال کے علاوہ صدقہ کے وسیع معانی اوراس کی دیگر اقسام بھی مضامین اور تقاریر میں بیان کی جائیں۔

13. عہدے داران خود نمونہ بنیں اور خود کو پابند کریں کہ وہ ان امور کی پابندی کریں گے۔ حَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا کے تحت ہر شخص اپنا محاسبہ کرتا رہے کہ وہ ان باتوں میں کیسا ہے۔

14. صدر انجمن احمدیہ کی جو مدات صدقہ کی ہیں ان کو بھی عام کیا جائے اور احباب کو ان مدات میں بھی صدقات دینے کی تحریک کی جائے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی توفیق دے۔ آمین

تجویز نمبر 2 از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

"موجودہ دور میں جدید ایجادات کے مفید استعمال کے بارہ میں آگاہی کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا ہر گزرتے دن کے ساتھ ہماری زندگی میں اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے جہاں معلومات اور روابط کے لئے کروڑوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ جدید ایجادات اور خصوصاً سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کے بارہ میں مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ تا کہ اس کے منفی اثرات جیسے بے پردگی، افواہ سازی، وقت کا ضیاع، گپ بازی، جھوٹ اور دھوکہ دہی وغیرہ کے بد اثرات سے احمدی معاشرہ محفوظ رہے۔"

فیصلہ جات بابت تجویز نمبر 2

1۔ موجودہ حالات میں (اشاعت پر قدغن کی وجہ سے) سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کیا جائے۔ جیسے امسال کتب حضرت مسیح موعودؑ کی جلد 16 کا مطالعہ کرنا ہے۔ اس کتاب کے روزانہ مقررہ صفحات کو ای میل، واٹس ایپ، وائبر، اور دیگر ذرائع کے ذریعہ افراد جماعت کو بھجوایا جائے۔ علاوہ ازیں اسی کتاب کی آڈیو فائلز اور مشکل الفاظ کے معانی بھی ساتھ ساتھ بھجوائے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور (دینِ حق) کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکال لی گئی۔ آج حضرت مسیح موعودؑ کی کتب، قرآنِ کریم اور دوسرا (دینی) لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ (دینِ حق) کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ .... ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں۔ اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔“

(خ ج 15 اکتوبر 2010ء)

2۔ قرآن کریم، احادیث، ارشادات حضور علیہ السلام اور خلفاء بھی روزانہ افراد جماعت کو بھجوائے جائیں۔

3۔ تمام جماعتی ویب سائیٹس Websites کا اور جماعتی اور دیگر مفید ایپس (Apps) کا تفصیلی تعارف بھی میڈیا میں عام کیا جائے پرنٹ بھی کروایا جائے تا کہ افراد جماعت زیادہ سے زیادہ اس سے استفادہ کر سکیں اسی طرح جماعتی آفیشل اکاؤنٹ (Official Accounts) کا بھی لوگوں کو بتایا جائے ۔جماعتی اکاؤنٹس درج ذیل ہیں ۔ افراد جماعت ان کو فالو (Follow) کریں۔

- @AhmadiyyatIslam (اَیٹ دی ریٹ آف احمدیت)
- @alislam (اَیٹ دی ریٹ آف اَلْاِسْلَام)
- @ PressSectionSAA (اَیٹ دی ریٹ آف پریس سیکشن ایس اے اے)
- @SaleemudDinAA (اَیٹ دی ریٹ آف سلیم الدین اے اے)

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: **آج کل انٹرنیٹ اور ای میل...کے بارے میں ... غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے۔"** (خ م 638/4)

4۔ آج کل فیس بک (Facebook) کے استعمال سے بچنا چاہیے کیونکہ اس میں وقت کا ضیاع ہے اور بے پردگی عام ہوتی جارہی ہے۔ ایک احمدی کو ہمیشہ حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات کو سامنے رکھنا چاہیے **حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: "میں نے تو جماعت کو کچھ عرصہ ہوا اس بارہ میں تنبیہ کی تھی کہ اس فیس بک سے بچیں۔ کیونکہ اس میں قباحتیں زیادہ ہیں اور فائدے کم ہیں۔ بلکہ انفرادی طور پر بھی میں لوگوں کو کہتا رہتا ہوں کہ یہ جو فیس بک ہے اس سے غلط قسم کی بعض باتیں نکلتی ہیں اور پھر اس شخص کے لئے بھی پریشانی کا موجب بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر لڑکیوں کو تو بہت احتیاط کرنی چاہیے۔"** (خ ج 31 دسمبر 2010ء) اس بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات کو عام کیا جائے۔ سوشل میڈیا پر ایک تحقیق کے مطابق ایشیا میں فیس بک استعمال کرنے والے 90 فیصد لوگ فیک (Fake) ہیں یہ بھی جھوٹ اور دھوکہ ہے اس سے خود بھی بچیں۔ نامحرم اور انجان افراد سے رابطہ نہ کیا جائے اور نہ ہی اپنی ذاتی معلومات انکو دی جائیں جس سے بعد میں آپ کے لئے پریشانی اور پشیمانی پیدا ہو۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر اپنی ذاتی معلومات نہ دیں اور نہ ہی اپنی ذاتی باتیں سرعام کی جائیں یہ بھی حفاظتی نقطہ نگاہ سے خطرناک ہے۔ سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے نقصانات کے حوالہ سے نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ایک فولڈر بھی شائع کرے۔ جسے لوگوں تک پہنچایا بھی جائے۔

5۔ سوشل میڈیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر پروفائل پکچر (Profile Picture) میں کسی بھی خاتون کی تصویر نہ لگائی جائے اور اسی طرح خواتین اور فیملی کی تصاویر کو میڈیا پر شئیر (share) نہ کیا جائے۔ اسی طرح کسی دوسرے شخص کی اور خلفاء اور جماعتی بزرگان کی تصاویر کو بھی اپنی پروفائل تصویر (Profile Picture) پر نہ لگایا جایا۔ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مکتوب میں فرمایا: ایسے افراد جنہوں نے اپنی Profile Picture کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفائے احمدیت کی تصاویر لگائی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اسے تبدیل کریں اس کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔** مثلاً بعض دفعہ کم علمی کی وجہ سے کوئی خاتون اپنی تصویر کو واٹس ایپ (Whatsapp) پر لگا دیتی ہے یا پھر انجانے میں بعض دفعہ فیملی تصاویر گروپس میں شیئر ہو جاتی ہیں۔ اس میں بھی مکمل احتیاط کی جائے۔ **حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: اب تصویریں دکھانا تو انتہائی بے پردگی کی بات ہے۔ اور پھر بعض جگہوں پہ رشتے بھی ہوئے ہیں۔ جیسے میں نے کہا کہ بڑے بھیانک نتیجے سامنے آئے ہیں اور ان میں سے اکثر رشتے پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ناکام بھی ہو جاتے ہیں۔** (م ر 5/84-85)

6۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر چیٹنگ (Chatting) کرنا غلط ہے اس سے بھی بعض قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں : **فیس بک (Facebook) ہے یا ٹوئٹر (Twitter) ہے یا چیٹنگ (Chatting) وغیرہ ہیں۔ کمپیوٹر وغیرہ پر مجالس لگی ہوتی ہیں۔ اور ایسی بیہودہ اور ننگی باتیں بعض دفعہ ہو رہی ہوتی ہیں، جب ایک دوسرے فریق کی لڑائی ہوتی ہے تو پھر بعض نوجوان وہ باتیں مجھے بھی بھیج دیتے ہیں کہ کیا کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ پہلے خود ہی اُس میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی شریف آدمی اُن کو دیکھ اور سُن نہیں سکتا۔ بڑے بڑے اچھے خاندانوں کے لڑکے اور لڑکیاں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اپنا ننگ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک احمدی کے لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔** (خ ج 18 اکتوبر 2011ء)

7۔ بلا ضرورت گروپس میں شمولیت نہ کی جائے۔ پھر ان گروپس میں چیٹنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ دوسروں کا مذاق اڑایا جاتا اور الزام تراشیاں ہو رہی ہوتی ہیں ۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: **آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک**

وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔
(خ م 2 ص595) اگر اطلاع دینا یا خبر پہنچانا مقصود ہو تو گروپس کی بجائے براڈ کاسٹ (Broadcast list) کو ترجیح دی جائے اس سے ایک دوسرے کے فون نمبر شیئر (share) نہیں ہونگے۔

8۔ سوشل میڈیا پر گروپس میں مردوں کے ساتھ خواتین شامل نہ ہوں یہ بھی مکس گیدرنگ (Mix Gathering) ہے اور بے پردگی کے زمرہ میں آتا ہے اور پھر اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: **آج کل کی دنیاوی ایجادات جیسا کہ ... ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے ..... پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا وہوس میں گرفتاری ہے۔بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض ... حرکتیں ایسی ہیں جب دوسروں کے سامنے کی جاتی ہیں تو وہ نہ صرف ناجائز ہوتی ہیں بلکہ گناہ بن جاتی ہیں۔ اگر احمدی گھرانوں نے اپنے گھروں کو ان بیہودگیوں سے پاک نہ رکھا تو پھر اُس عہد کا بھی پاس نہ کیا اور اپنا ایمان بھی ضائع کیا جس عہد کی تجدید انہوں نے اس زمانہ**

میں زمانے کے امام کے ہاتھ پہ کی ہے۔(خ ج 15 جنوری 2010ء) اس میں آج کل سوشل میڈیا کے حوالہ سے بے پردگی بھی عام ہوتی جارہی ہے اس بارہ میں خلفاء کے ارشادات بابت "سوشل میڈیا اور بڑھتی ہوئی بے پردگی" عام کئے جائیں۔

9۔ سوشل میڈیا وقت کے ضیاع کا ایک بڑا سبب بھی بن رہا ہے اور ہم تو اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ اَنْتَ الْشَیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِی لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ (رخ 22/ 710) یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے چلے جائیں گے۔ نیند آ رہی ہے تب بھی وہ بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔ نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔** (خ ج 20 دسمبر 2013ء) اس لئے ہم کو چاہیے کہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا مفید استعمال کریں۔

10۔ سوشل میڈیا پر ہر پیغام کو بلا وجہ شیئر نہ کیا جائے۔ کوئی بھی پیغام موصول ہو تو اس کی پہلے (فَاسْئَلُوا اَھْلَ الْذِکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) کنفرمیشن کر لی جائے کہ وہ صداقت پر مبنی ہے۔ ورنہ خواہ مخواہ افواہ سازی کا محرک نہ بنا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسی شخص کے گناہگار ہونے کے لئے یہ بات کافی

ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب)

11۔ کسی بھی ایپ (App) کو انسٹال (install) کرنے سے پہلے اس کے بارہ میں پورا علم حاصل کرلیا جائے۔ کہ اس کو کس طرح محتاط اور مفید استعمال میں لایا جا سکتا ہے پوری معلومات کے بعد ان ایپس (Apps) کو استعمال کیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکاہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طورپر بچیوں کو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔" (خ م 92/2)

12۔ سوشل میڈیا پر افواہ سازی عام ہوتی جارہی ہے حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: **"جھوٹی افواہیں تو ملک کے امن کے لئے اور بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں....ان افواہوں کا جو بد اثر ہے اس کو دبایا نہیں جا سکتا.... لوگوں تک خبریں نہ پہنچنے دینا ناممکن بات ہے....جب کوئی افواہ پھیلتی ہے تو لوگ فورا اس کو قبول کر لیتے ہیں اور جھوٹ سچ بن جاتا ہے۔** (خ ج

23مئی 1947ء) اس کی روک تھام اور **سوشل میڈیا اور افواہ سازی** کے نقصانات کی بابت نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ فولڈر شائع کرے۔ جسے لوگوں تک پہنچایا بھی جائے۔

13۔انٹرنیٹ کو شیطان نے اپنا خاص ہتھیار بنایا ہوا ہے۔اس پر بیشمار ایسی websites جو فحاشی کے لئے استعمال ہوتی ہیں، اور وہ اپنے اشتہار دیتے رہتے ہیں۔لوگوں کو ورغلانے کے لئے وہ اپنے میسج بھیجتے رہتے ہیں۔ان سے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ مضبوط ایمان اور اعلیٰ تقویٰ کے ساتھ شیطان کے تمام حملوں سے بچنا ہوگا۔حضور انور اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں: **"آج کل معاشرے میں عمومی طور پر برائیاں بڑھ رہی ہیں۔ٹی وی ، انٹرنیٹ ، فون کے تحریری پیغامات،ٹیکسٹ میسیجز اور face book وغیرہ اور اسی قسم کی دوسری لغویات نے معاشرے کو لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور اس خطرہ کو میں بار بار بیان کر کے ہوشیار کر رہا ہوں"۔** (خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)

14۔جدید موبائلز کے استعمال میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے تمام موبائل کمپنیاں انٹرنیٹ کی سہولت بھی مہیا کرتی ہیں۔ اپنے وائی فائی اور راؤٹر کو بھی password لگا کر رکھیں۔ تا کہ کوئی اور اس کا غلط استعمال نہ کرسکے۔اسی طرح

چھوٹے بچوں اور بچیوں کو موبائل لے کر دینا مناسب نہیں بچوں کو ایسے موبائل دینے میں احتیاط کرنی چاہیے اور سوشل میڈیا، انٹرنیٹ کے حوالہ سے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

بار بار مَیں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر بھی نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرام ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں اُن پر بھی نظر رکھیں۔ (خ ج 13 دسمبر 2013ء)

15۔ سوشل میڈیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر کوئی بھی فرد جماعت کوئی ایسا اکاؤنٹ نہ بنائے جس سے یہ تاثر ملے کہ یہ جماعتی اکاؤنٹ ہے۔ اگر کسی نے ایسا کوئی اکاؤنٹ بنایا ہے تو وہ فوراً بند ہونا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے ایک خط میں فرمایا **"جن کے پرسنل اکاؤنٹس ہیں، ان سب کو بتا دیں کہ اپنے اکاؤنٹ پر ہرگز ایسا نام استعمال نہ کریں، جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہو کہ یہ جماعتی اکاؤنٹ ہے۔**

16۔ لڑکیوں کو سہیلیوں کے ساتھ مل کر بھی تصاویر نہیں بنوانی چاہئیں۔ دوستی کے رنگ میں بنائی گئی تصاویر اور مووی بھی بعض اوقات انتہائی قباحتوں کا باعث بنتی ہیں۔

17۔ سوشل میڈیا کے منفی استعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب پاکستان سے بیرون پاکستان رشتہ کیا جاتا ہے تو ایمبیسیز Embassies کی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ رشتہ کے روابط کے ثبوت دیئے جائیں۔اسی پر لڑکے اور لڑکی کے روابط شروع کروائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر ان پر نظر نہیں رکھی جاتی اور نہ ہی حدود قائم رکھی جاتی۔ قضاء میں علیحدگی کے جو معاملات سامنے آتے ہیں ان میں سے 70 فیصد میں سوشل میڈیا کا بے محابا استعمال ہے۔ لوگوں کو یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ کہ جب تک رخصتی نہ ہو جائے رشتہ کے تعلقات میں بھی اعتدال رکھا جائے۔

18۔ سوشل میڈیا کے بد اثرات اور مفید اثرات کے بارہ میں آگاہی کے لئے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ فولڈرز شائع کروائے۔ اور ان کو لوگوں تک پہنچایا جائے۔

19۔ سوشل میڈیا کے بد اثرات سے بچنے کے لئے دعاؤں کی توجہ دی جاتی رہے۔ کہ اللہ ہر احمدی کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

20۔ تمام ذیلی تنظیمیں سوشل میڈیا کے مفید استعمال کے حوالے سے بھرپور کوشش کریں۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

نمازوں دعاؤں اور صدقات کی طرف توجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ، استغفار یا دعا کرے یا صدقہ خیرات دے تو بلا ردّ کی جائے گی۔

جب دعاؤں کے ساتھ صدقہ و خیرات کی طرف توجہ دیں یا صدقہ و خیرات کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دیں کیونکہ بعض لوگ صرف صدقہ کر دیتے ہیں وہ ان کو آسان لگتا ہے، نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ کم ہوتی ہے، دونوں چیزیں اگر ملائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل بہت تیزی سے فرماتا ہے۔

(خ ج 26 نومبر 2004ء)

احمدی نے حضرت مسیح موعودؑ کا مددگار بننا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

" آجکل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادئ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے سے پہلے برائیاں محدود تھیں۔ یعنی محلے کی برائی محلے میں یا شہر کی برائی شہر میں یا ملک کی برائی ملک میں ہی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قریبی ہمسائے اُس سے متاثر ہو جاتے تھے۔ لیکن آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنادیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بے حیائیاں اور برائیاں پھیلائی جاتی ہیں......

پس جہاں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان غلاظتوں سے محفوظ رکھے، وہاں ہر احمدی کو بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے ان غلاظتوں سے بچنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اُس نے زمانے کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حضرت مسیح موعودؑ کا مددگار بننا ہے نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیرِ اثر آکر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے۔"

(خ۔ج 6 دسمبر 2013ء)

سکیم مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

☆ رواں سال مطالعہ کے لئے کتب حضرت مسیح موعودؑ جلد 16 مقرر کی گئی ہے۔ اس جلد میں کتب خُطبۃ اِلہامیہ اور لُجّۃُ النُّور ہیں۔ یہ کتابیں عربی زبان میں ہیں اور ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع شدہ ہے ان دونوں حصوں کے کل 414صفحات ہیں۔

☆ شروع سال سے ہی اس کتاب کے مطالعہ کا ہر روزہ معمول بنا لیں۔

☆ انشاء اللہ 10/اپریل سے ہم نے مطالعہ کا آغاز کرنا ہے اور ہر روز 7 صفحات کا مطالعہ کرنا ہے۔اگر 7صفحے روزانہ پڑھے جائیں تو دو ماہ میں کتاب مکمل ہوجائے گی۔ پھر انشاء اللہ دہرائی اور اس کے امتحانات ہوں گے۔

☆ کتاب کا امتحان بھی دو حصوں میں ہو گا۔نصف اول یعنی پہلے207صفحات کا امتحان یکم جولائی کو اور آخری 207صفحات کا یکم اکتوبر2016ء کو ہو گا۔مکمل کتاب کا پرچہ انشاء اللہ یکم جنوری2017ء کو ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆